قادیان ضلع گورداسپور

BADR - QADIAN

عام قیمت ...

قیمت اخبار ... قادیان میں ...

جلد ۷

مورخہ ۵ صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام

مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۵ بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

مینیجر میاں معراج الدین عمر

نمبر ۱۰

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائٹر صاحب نے ... انتظامی اور ایڈیٹوریل محکموں کو جدا کر دیا ہے۔ پہلے یہ تھا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی میں ہی تھا۔ مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھی جس کو میں محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا لیکن ... ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کی طرف زیادہ توجہ کی تو انتظام میں نقص آ گیا اور اگر انتظام کی طرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری میں حرج واقع ہونے لگا۔ الحمد للہ کہ یہ نقص دور ہو جائیگا اور اس وقت سرپرست و پروپرائٹر صاحب میاں معراج الدین صاحب نے خود مینیجر ہونا منظور فرما لیا ہے اور وہ بامداد ایک اسسٹنٹ مینیجر کے وہ انتظام اخبار کا کریں گے۔ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑھا دیگا ... لیکن پروپرائٹر صاحب نے اصلاح اخبار کی خاطر جہاں اور ... خرچ اٹھائے ہیں۔ بقول شخصے

این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور کر لیا ہے اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو اطلاع دیجاتی ہے کہ

آیندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق - ایڈیٹر کے) نام نہیں ہونی چاہیئے۔

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ مینیجر بدر لکھنے چاہئیں۔ البتہ جو مضامین اخبار میں چھپنے کے لئے ہوں وہ ایڈیٹر کے نام آنے چاہئیں لیکن ایسے خطوط پر بھی کسی کا نام نہیں ہونا چاہیئے بلکہ یہ صرف الفاظ ہونے چاہئیں بنام ایڈیٹر بدر۔

امید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائیں گے تاکہ آئندہ انتظام میں سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ - ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

ڈائری

القول الطیب

۱۰ فروری ۱۹۰۶ء - ظہر

فرمایا شیعوں نے مبالغہ کی حد کر دی - ایک شیعہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے - تمام انبیاء حتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی امام حسین کی شفاعت کے محتاج ہیں - پھر کہتے ہیں کہ حضرت علی پر وحی آئی تھی مگر جبرئیل بھول گیا اور یہ بھی لکھا ہے - کہ آنحضرت جب معراج کو گئے - تو آگے علی موجود تھے - اور ایک شخص حضرت علی کو خدا کہتا تو کہا کہ اچھا لاکھوں کروڑوں بندے خدا کے اور ایک بندہ تو میرا ہی سہی - گویا حضرت علی کو خدا بنا دیا ہے - تعجب ہے - کہ علی آسمان پر تو خدا ہے مگر زمین پر - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک صحابی ہے - جو معمولی خلافت کو بھی نہ سنبھال سکا - معلوم نہیں کہ لوگ شیعہ میں کون سا اسلام پاتے ہیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ کو سوائے دو چار کے یہ مرتد کہتے ہیں - امہات المومنین پر سخت اعتراض کرتے ہیں - قرآن کو بیاض عثمانی قرار دیتے ہیں - جس قوم کے پاس کتاب اللہ نہیں اس کا مذہب ہی کیا ہوگا - کیا گالیاں دینا اور گھر بیٹھ کر دوسروں پر اور مرے ہوؤں پر تبرے بھیجتے رہنا یہ بھی کوئی مذہب ہے؟ پھر تقیہ جس سے بڑی کوئی بات نہیں ہو سکتی - یعنے جس سے دب گئے - یا جہاں کوئی اپنا مطلب جاتا دیکھا وہاں اپنے عقیدہ سے انکار کر دیا - پھر بتائیں - کہ ان کی کوئی عمدہ تفسیر بھی ہے جس سے معلوم ہو کہ یہ لوگ کلام الٰہیہ سے واقف ہیں - ہم نے تو جو تفسیر دیکھی اس میں ہر ایک آیۃ کے یہی معنے دیکھے - کہ یہ علی کے حق میں ہے - مقطعات میں بھی یہی خبط رہا ہے - کہیعص - ک سے مراد کربلا ہے - پھر توحید جو مذہب اسلام کی روح ہے - اس کا یہ حال کہ آریہ باوجود سخت معاند اسلام ہونے کے ان سے اچھے ہیں - جو ہزار ہا بتوں کی پرستش سے نفرت رکھتے ہیں - اور ان لوگوں نے بت پرستی کو از سر نو جاری کر دیا - ابھی کوئی پتھر پرست یا درخت پرست یا انسان پرست ہو - ایک ہی بات ہے -

یہ امام حسین کے فضائل بیشک بیان کریں - ہم منع نہیں کرتے اور جس حد تک انبیاء کرام کی تکذیب لازم نہ آئے - اور راستبازوں کی ہتک نہ ہو ہم ماننے کو طیار ہیں - مگر یہ تو نہیں - کہ انہیں خدا بنا لیں - اگر واقعی ان کو امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت ہے - تو ان کی پیروی کریں - جس سے انسان کو محبت ہو وہ اس کے رنگ سے رنگین ہونا چاہتا ہے - اور اس سے کام کرنا اپنا دین و ایمان سمجھتا ہے - اتنے پیغمبر گذرے ہیں - کیا کبھی کسی نے کہا ہے - کہ میری بندگی کرو - اصل بات تو یہ ہے کہ دور دور سے گمراہوں کا جو اسلام میں ہو کر اس درجہ تک پہونچے - ہدایت پانا نسبتاً مشکل ہے - امام حسین کو میں نے دو مرتبہ دیکھا ہے - ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ دور سے ایک شخص چلا آ رہا ہے - اور میری زبان سے یہ لفظ نکلا ابو عبداللہ حسین پھر دوبارہ دیکھا -

ہمارا مذہب تو یہ ہے - اور یہی مومن کا طریق ہونا چاہیئے کہ بات کرے - تو پوری کرے ورنہ چپ رہے - جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے - تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ - تاکہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا اس کا جواب دو - دو باتیں ہیں - یا اعتراض یا چپ رہنا - یہ تیسرا طریق نفاق ہے - کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا - دبی زبان سے خفا کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا -

---

نظم

"ہماری نگاری"

دکھاتی ہے راہ ہدایت نگاری ۔۔۔ سکھاتی ہے طرز عبادت نگاری
نبی کے جو شیدا ہیں دیکھیں یہی وہ ۔۔۔ کہ بتاتی ہے اصل سنت نگاری
جو سنت ہوا اس کو تو کرتی ہے رائج ۔۔۔ اٹھاتی ہے دنیا سے بدعت نگاری
صحابہ کا طرز عمل تو بتائے ۔۔۔ جو حق ہے وہ کرتی ہے ثابت نگاری
میں واللہ باللہ یہ سچ کہہ رہا ہوں ۔۔۔ کہ ہے بس کلام نبوت نگاری
مسلمان ہیں لیکن فقط نام کے ہیں ۔۔۔ جو کرتے ہیں تیری اہانت نگاری
تو میرے نبی پیارے کی پیاری باتیں ۔۔۔ سنائے تو آتی ہے لذت نگاری
کلام الٰہی کے پڑھنے کے پیچھے ۔۔۔ سب مجھے ہے تمہاری محبت نگاری
خدا جانتا ہے میں کس شوق دل سے ۔۔۔ کروں روز تیری زیارت نگاری
جو تیرے مخالف ہیں شیطان ہیں وہ ۔۔۔ ہوئی آخر ان سب کو ذلت نگاری
کوئی ہے کسی کا کوئی ہے کسی کا ۔۔۔ نبی کا جو ہے وہ ہے حضرت نگاری
خدا آپ ہو جائیگا اجر اس کا ۔۔۔ اٹھائی جو تو نے مصیبت نگاری
جو حق ہو وہ کہنے سے رکتا نہیں ہر ۔۔۔ عجب تو نے پائی ہے جرأت نگاری
یہی آجکل ہے وظیفہ ہمارا ۔۔۔ ہو اللہ کی تجھ پہ رحمت نگاری
عقیدہ مرا پوچھتے ہو تو اکمل ۔۔۔ تو ہے راہ دارئ جنت نگاری
وہ سر ہے کبک میں وہ گل ہے میں بلبل ۔۔۔ میں پروانہ شمع رسالت نگاری

انسان کو چاہیئے - کہ نیکی میں کوشش کرے اور ہر وقت دعا میں لگا رہے یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور ان کے غیر میں اگر کوئی ما بہ الامتیاز ہی نہیں ہے تو پھر خدا کوئی کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے - کیا وجہ ہے - کہ ان کو عزت دے اور ہر طرح حفاظت میں رکھے - اور ان کو ذلت دے اور عذاب میں گرفتار کرے - انما یتقبل اللہ من المتقین - متقی وہی ہیں - کہ خدا سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں - جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں - نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا و ما فیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں - ایمان کا پتہ مقابلے کے وقت لگتا ہے -

بدرِ منور

۸ - صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۲ - مارچ ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۴ - ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء)

تشریح و معانی الفاظ

لایلاف - اُلفت دلانے کے لئے

اس گھر کے رب کے ساتھ اُلفت دلانے کے لئے اصحاب الفیل کو اس واسطے قتل کیا گیا اور شکست دیکر اور خائب و خاسر واپس کیا گیا ہے۔ کہ قریش اور اہل عرب کا یقین تازہ ہو کر اس گھر کی حفاظت اللہ تعالےٰ خود کرتا ہے اس طرح وہ خداتعالیٰ کی خاص عبادت میں مشغول ہوں۔ اور قریش جو موسم سرما و گرما میں سفر پر جاتے تھے اور تمام بلاد کے بادشاہ اور تجار ان کی عزت کرتے تھے۔ اس تجارت اور سفر میں فرق نہ آوے بلکہ اون کی عزت اور بھی زیادہ ہو۔

الفھم - ان کو اُلفت دلانے کے لئے۔

رحلۃ الشتاء والصیف - سردی اور گرمی کے سفر میں قریش تجارت کے واسطے ہر سال دو سفر کرتے تھے موسم سرما میں افریقہ - ہندوستان کیطرف جاتے تھے۔ اور موسم گرما میں شام ایران کیطرف جاتے تھے۔ ہر دو طرف کے لوگ ان کی بہت ہی عزت اور تکریم کرتے تھے اور ہدیئے اور تحفے دیتے تھے اگر خدانخواستہ اصحاب الفیل کو فتح ہو جاتی تو ان کی یہ تمام عزت جاتی رہتی اور امن اُٹھ جاتا۔ لیکن اصحاب فیل کو تباہ کر کے اللہ تعالےٰ نے ان کی عزت کو اور بھی بڑھایا اور پہلے سے بھی زیادہ لوگ قریش کی تعظیم کرنے لگے۔ اور وہ سفر ان کے واسطے اور بھی زیادہ آسان اور بابرکت ہو گئے

فلیعبدوا - پس چاہیئے کہ عبادت کریں۔

رب ھذا البیت - اس گھر کے پروردگار کی۔

الذی - جس نے

اطعمھم - ان کو کھانا کھلایا۔

من جوع - بھوک سے۔

وَاٰمنھم - اور ان کو دیا۔

من خوف - خوف سے۔

مسلمان ہر وقت اور ہر جگہ خدا کی عبادت کر رہے ہیں

بعض جاہل آریا اور عیسائی اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسلمان چونکہ عبادت کے وقت خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرتے ہیں اس واسطے یہ بھی ایک شرک ہے اور اس گھر کی عبادت کی جاتی ہے۔ اس سورہ شریف میں اللہ تعالےٰ نے اس بات کا رد کر دیا ہے - فلیعبدوا ربّ ھذا البیت - عبادت اس گھر کے رب کی کی جاتی ہے - نہ کہ اس گھر کی - اور یہ گھر بطور ایک نشان کے ہے - جو خداتعالےٰ کی برتر اور قادر اور عالم الغیب ہستی کا ثبوت دیتا ہے - کیونکہ دنیا میں بڑے بڑے گھر لوگوں نے بنائے۔ اور بڑی بڑی قومیں ان کی امداد میں کھڑی ہوئیں لیکن وہ تباہ ہو گئے اور اون کا نام و نشان مٹ گیا۔ اور یہ گھر خداتعالےٰ کے وعدہ کے موافق قائم ہے۔ اور اس کے ارد گرد رہنے والے ہر طرح کے خطرات سے محفوظ ہیں۔ عبادت کے وقت آخر کسی نہ کسی طرف تو انسان مونہہ کرتا ہے۔ وحدت کے واسطے سب نے ایک طرف مونہہ کیا۔ اور ایک ایسی طرف مونہہ کیا۔ جسطرف سے خداتعالیٰ کا پاک کلام اون تک پہونچا۔ اور اون کے واسطے موجب ہدایت ہوا۔ علاوہ اس کے اس میں ایک اور حکمت ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ جیسا کہ زمین کے گول ہونے کے سبب دن رات کے ہر ایک حصہ میں مسلمان خداتعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں کیونکہ ایک ہی سیکنڈ میں کہیں عصر ہے کہیں مغرب کہیں عشاء کہیں فجر اور کہیں ظہر - ان کے علاوہ تہجد اور اشراق اور دوسری نمازیں جدا ہیں - غرض کوئی بھی ایسا وقت نہیں ہوتا جبمیں روئے زمین پر کسی نہ کسی جگہ مسلمان خدا کی عبادت نہ کر رہے ہوں - گویا مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے - جسپر خداتعالےٰ کی عبادت کے انوار کا سورج کبھی غروب نہیں ہوتا - ایسا ہی عبادت کے وقت ایک خاص سمت کا مقرر کرنا ایک عجیب حکمت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے - کہ خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرنے کے سبب اہل ہند کا مونہہ عبادت کے وقت مغرب کیطرف ہوتا ہے - اہل شام کا جنوب کیطرف اور اہل یمن کا شمال کیطرف - اہل مغرب کا مشرق کیطرف ہوتا ہے اور ان سمتوں کے درمیان میں جو مقام ہے - ان کا مونہہ کم و بیش درجات کے ساتھ ان سمتوں کے درمیان میں ہوتا ہے - الغرض کہ اس کا کوئی ایسا طرف نہیں جسطرف مونہہ کر کے مسلمان خدا کی عبادت نہیں کرتے - گویا تمام روئے زمین پر اسلامی توحید کی شہادت کی لکیریں اس کثرت کے ساتھ ہر سمت کو گذرتی ہیں اور ہر وقت گذرتی ہیں کہ تمام روئے زمین ہر وقت مسلمانوں کیطرف سے خداتعالےٰ کی توحید اور تمہید اور تسبیح سے پر رہتی ہے - کوئی اور مذہب دنیا میں ہے - جو اس قدر خدا کی عبادت کرنیوالا ہو؟

خانہ کعبہ کا جائے امن ہونا ایک نشان

خدا کے کام بھی عجیب ہیں کسی کو اپنا برگزیدہ بندہ بنانا چاہتا ہے - تو ایک غریب کو لیتا ہے - جو غیر مشہور ہو اور ظاہری علوم سے دنیا کی نظر میں ناواقف ہو - اور کچھ طاقت نہ رکھتا ہو - نہ کوئی جتھا اس کے ساتھ ہو - پھر اسے امام بنا دیتا ہے - چار دانگ عالم میں اس کی قبولیت پھیلا دیتا ہے - تمام عالموں سے بڑھ کر اُسے عالم بنا دیتا ہے - اسے طاقتور بنا دیتا ہے - اور اس کو ایک بڑی قوم کا امام بنا دیتا ہے -

ایسا ہی اس نے جب ایک گھر کو اپنی طاقتور ہستی کے ثبوت میں نشان بنانا چاہا - تو کہاں بنایا عرب کے میدان میں جہاں پانی نہ ملے نہ چارہ نہ خوراک نہ سبزی - نہ کوئی بستی نہ کوئی آبادی نہ کوئی حفاظت کی جگہ - پھر اسے آباد کیا تو ایسا کہ ساری دنیا اس کی طرف دوڑی چلی جاتی ہے - تمام جہان کی دولت وہاں پہونچتی ہے - ہر ملک و ملت کا آدمی وہاں پایا جاتا ہے - ہر زبان وہاں سمجھی جاتی ہے - حفاظت کا یہ حال ہے - کہ فوجی لحاظ سے کوئی حفاظت کا سامان نہیں - پھر بھی سکندر رومی یونان سے نکلا ہند تک فتح کیا - واپسی پر عرب کی فتح کا ارادہ تھا - راستہ میں ہی ہلاک ہو گیا - خود اس زمانہ میں دجال یورپ سے نکلا اور ہند تک پہونچ گیا - مگر وہی بیت اللہ اس سے محفوظ رہا - نبی کریم نے دجال کو دیکھا تھا کہ

خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے وہ طواف بھی ایک تو یون ہو گیا کہ بحیرہ قلزم بحیرہ عرب۔ عدن سے ہو کر خلیج فارس مین وہاں گہوم رہا ہے اور اس کے آگے جو ہوگا وہ بھی ظاہر ہو جائیگا۔

اصیمت جراتہ المنیا چونکہ اہل عرب کے واسطے مقدر تھا کہ جب نور محمدی اون کے درمیان سے طلوع کرے تو وہ اس سے منور ہو کر مشرق و مغرب مین پھیلین۔ قیصر و کسریٰ کی سلطنتون کے وارث بنین ایران اور شام کو فتح کرین۔ مصر۔ الجیریا۔ مراکو کو مسلمان بناتے ہوئے اسپانیہ مین جا گھسین۔ دوسری طرف ترکستان افغانستان ہند کے نیچے بنین۔ چین کے لوگون کو جا کر مسلمان بنائین اس واسطے پہلے سے اللہ تعالے نے اون کے طبائع ایسے بنائے تھے کہ وہ سفر کو پسند کرتے تھے اور کیا گرمی اور کیا سردی ہر دو موسمون مین سفر کیا کرتے تھے پھر اس مین ایک پیشگوئی بھی مخفی ہے۔ کہ اے قریش خدا تعالے نے تمہارے واسطے بڑے بڑے سفر مقدر رکھے ہین وہ سفر ایسے نہ ہونگے کہ تم جس موسم مین جاؤ۔ اوسی مین تم واپس آسکو بلکہ وہ لمبے سفر ہون گے جنمین تمکو سردیان بھی گذارنی پڑینگی اور گرمیان بھی گذارنی ہون گی۔

خدا تعالے کی قدرت اور طاقت کیا وسیع ہے۔ کہ اوس نے عرب کی قوم کو جہان اوس پتھر کو جسے معمارون نے رد کر دیا تھا۔ کہ یہ کام کا نہین اوسے ہی کونے پر لگایا۔ وہی قوم تمام دنیا کی سردار بنتی ہے وہی قوم تمام یورپ کو مہذب بنانے والی ہوئی۔ مغرب و مشرق مین اوس نے علوم کا چراغ روشن کر دیا۔ آج تک تمام اسکے علوم اونہین کی کتابون سے اخذ کئے جاتے ہین ایک ایک مسلمان نے وہ شاندار کتاب لکھی ہے جسکے برابر آج بڑی بڑی جماعتین لگ کر اور لاکھون کروڑون روپے خرچ کر کے نہین لکہ سکتین۔ کیسا ہی طاقتور۔ قادر۔ توانا آئندہ کی خبرون سے واقف خدا اوس گھر کا ہے۔ جو قریباً سو سال سے [illegible] بار ہے۔ وہ گھر جسے ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل مین بنایا۔ جنگل بھی وہ جس کے گرد گرد سینکڑون کوس تک کوئی آبادی نہ تھی اس گھر مین خدا کی عبادت کے واسطے اپنی بیوی اور بچے کو تنہا چھوڑ دیا۔ اللہ اللہ کیسا وہ ایمان تھا جو حضرت ابراہیم کے سینہ اور دل مین تھا کیا ہی توکل اور ایمان والی وہ بیوی تھی جس نے اپنے خاوند کو کہا کہ جب خدا کا حکم ہے تو اب تو جا۔ تیری اور تیرے کسی اور کی ہمکو پرواہ نہ ہے۔ کیا ہی پیارا وہ بچہ تھا۔ جس کی خاطر جنگل بیابان مین چشمہ جاری ہوا اور ایسا جاری ہوا۔ کہ آج تک تمام جہان کے لوگ اوس کا پانی پیتے مین خدا کی ہزارون ہزار رحمتین اور برکتین ہون تجھ پر اے خدا کے خلیل۔ اے نبیون کے باپ ابراہیم اور ہزارون ہزار برکتین اور رحمتین تجھ پر ہون۔ اے عورتون مین بے نظیر ایک عورت مصر کی شاہزادی اور ابراہیم کی بیوی اور اسمعیل کی مان۔ کیا ہی خدا رسید تیرا دل تھا۔ کہ تو نے خدا کے حکم کی تابعداری مین اپنے بڑے بھاری امتحان کو اپنے سر پر قبول کیا کہ اگر وہ امتحان پہاڑ پر پڑتا تو پہاڑ اوس کے بوجھ سے شق ہو جاتا۔ بے شک تو ہی اس قابل تھی کہ تیری اولاد مین سے نبیون کا سردار محمد صلعم پیدا ہوتا تیری اوس مضطربانہ دوڑ کی یادگار مین آجتک لاکھون انسان مختلف بلاد سے آکر تیرے قدم بقدم دوڑتے اور خدا کی حمد کرتے ہین۔ ایک ابراہیم کے اس گھرانے کی تاریخ خدا تعالے کے دلدادہ اور مقبول بندون کی مثال مین ایسی پر درد ہے۔ کہ دلون کی کثافت کو دور کرتی اور انسان کو خدا کے نزدیک لا دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے راہ مین اس طرح کی قربانی کرنیوالے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے

چون شود بخشائیش حق بر کسے

دل نہند اندر بہ نمائیش بسے

خوشتر ش آید بیابان تپان

تا درو نالد ز ہجر دلستان

پیش از مردان رہ حق شناس

زانکہ محکم نیست دنیا را اساس

ہوش کن این جائیگاہ جائے فناست

[illegible] چون آخر خداست

زہر قاتل گر بدست خود خوری

من چسان دانم کہ تو دانشوری

[illegible] عبد اللطیف پاک مرد

چون پئے حق خویشتن برباد کرد

جان بصدق آن دلستان را داد راست

تاکنون [illegible] افتادہ است

این بود رسم رہ صدق و وفا

این بود مردان حق را انتہا

از پئے آن زندہ از خود فانی اند

جان فشان بر مسلک ربانی اند

فارغ افتادہ ز نام و عزّ و جاہ

دل ز کف وز فرق افتادہ کلاہ

دور تر از خود بہ یار آمیختہ

آبرو از بہر روئے ریختہ

ذکر شان ہمی دہد یاد از خدا

صدق ورزان در جناب کبریا

گر بجوئی این چنین ایمان بود

کار بر جویندگان آسان بود

لیک تو افتادہ در دنیا اسیر

تا نمیری کے رہی زین دار و گیر

تا نمیری اے سگ دنیا پرست

دامن آن یار کے آید بدست

نیست شو تا بر تو فیضانے رسد

جان بیفشان تا دگر جانے رسد

تو گذاری عمر خود را کبر و کین

چشم بستہ اندرہ صدق و یقین

نیک دل با نیکوان دارد سرے

بد گہر تف مے زند بد گوہرے

ہست دین تخم فنا را کاشتن

واز سر ہستی قدم برداشتن

چون بیفتی با دو صد درد و نفیر

کس بہ نخیزد کہ گردد دستگیر

باخبر را دل تپد بر بے خبر

رحم بر کورے کند اہل بصر

ہمچنین قانون قدرت اوفتاد

مر ضعیفان را قوی آرد بیاد

(باقی آئندہ)

تحریف بائبل

غریب دیسی عیسائی

غریب دیسی عیسائی۔ بیچارے دیسی عیسائی۔ قابل رحم دیسی عیسائی مظلوم دیسی عیسائی۔ مین کن الفاظ مین دیسی عیسائیون کی اس ذلیل اور پست اور تاریک حالت کا اظہار کرون جو گورے پادریون نے اس ملک مین کر رکھی ہے۔ ملکی معاملات مین جو کچھہ سبقت یا فوقیت انگریزون کی قوم ہم پر چاہتی ہے یا چاہے وہ سب اس کے واسطے جائز اور بجا ہے۔ کیونکہ وہ فاتح قوم ہے اور فاتح اور مفتوح یکسان نہین ہوسکتے۔ اس معاملہ مین دیسی اخبارات کی شورش کوئی مفید نتیجہ نہین نکال سکتی اور نہ اس طرز اور رویہ کو اختیار کرنا ان کے واسطے جائز ہوسکتا ہے لیکن مین نہین سمجھہ سکتا۔ کہ ولائتی اور امریکن پادریون کو سرکار کیطرف سے کوئی ایسے حقوق دئے گئے ہون۔ کہ وہ ہند کے باشندون کو عیسائی بنائین اور عیسائی بھی نہائت تنگ خیال اور محدود علم کا۔ یورپ امریکہ کے بڑے بڑے فاضل اور محقق پادری لاکھون روپے کے اخراجات اور ہزار ہا میل کے سفر سے جو باتین انجیل اور دیگر صحائف کے متعلق پیدا کر رہے ہین اور اپنے گرجون مین وعظ کر رہے ہین وہ باتین دیسی عیسائیون سے کیون پوشیدہ رکھی جاتی ہین اور ان بیچارون کو ان باتون سے کیون بے خبر چھوڑا جاتا ہے۔ کیا کوئی پادری صاحب اس کے جواب شافی سے مشکور فرماوینگے؟

ولائت کے محقق کیا فرماتے ہین

جرمنی۔ فرانس۔ انگلستان یونائیٹڈ اسٹیٹس و دیگر ممالک یورپ و امریکہ کے محقق راتدن اس تحقیقات مین لگے ہوئے ہین کہ موجودہ بائبل کی اصلیت کیا ہے اور یہ بات اونہون نے بپایہ ثبوت پہونچادی ہے۔ کہ موجودہ بائبل کی کوئی کتاب ان نبیون یا حواریون کی لکھی ہوئی نہین جن کی طرف وہ منسوب کی جاتی ہین اور یہ امر بھی یقینی طور پر ثابت ہوگیا ہے۔ کہ ابتدا مین جس طرح یہ کتابین لکھی گئی تھین۔ اون الفاظ مین اور اس صورت و حالت مین قائم نہین رہین بلکہ ان مین بہت کچھہ تغیر تبدل ہوگیا ہے۔ ان امور کو جو صاحبان بالتفصیل پڑھنا چاہین۔ وہ مفصلہ ذیل کتب کو مطالعہ فرماوین۔

انسکلو پیڈیا برٹانیکا
انسکلو پیڈیا ببلی کا
جیواش انسکلو پیڈیا
ببلی کل دکشنری۔ ہیسٹنگز

خلاصہ ان تمام تحقیقاتون کا یہ ہے۔ کہ حضرت عیسٰی نے کبھی کوئی کتاب نہین لکھی نہ لکھائی نہ آپکے زمانہ مین کوئی کتاب لکھی گئی۔ بلکہ متی۔ مرقس۔ لوقا یوحنا کی طرف جو انجیلین منسوب ہین وہ متی۔ مرقس اور لوقا و یوحنا نے نہ لکھین اور نہ لکھائین۔ بلکہ اون کے بعد کسی اور شخص نے لکھین اور اون کیطرف منسوب کین۔ اگر وہ تمام انجیلیں جمع کی جائین جو اب تک دستیاب ہوئی ہین یا جنکا ذکر عیسائی کتب مین موجود ہے تو اون کی تعداد ایک سو تک پہنچتی ہے اون مین سے یہ چند چن کر یا بعض کی تحقیقات کے مطابق بطور قرعہ اندازی کے الگ کرکے یہ چند کتابین بائبل مین شامل کرلی گئی ہین۔ پھر ان مین سے بعض ایسی ہین۔ کہ بعض عیسائی فرقے اون کو نہین مانتے اور بعض عیسائی فرقے ایسے ہین۔ کہ اون کے سوا اور بھی چند ایک کتابون کو شامل کرتے ہین یہی حال پرانے عہد نامہ کی کتابون کا ہے اور اس حیثیت سے جمع ہوئی تمام کتابون کو جب ایک مجلد مین جلد کرا لیا جائے تو اس کا نام بائبل ہے۔

دیسی عیسائی آنکھین کھولین

باوجود اس پراگندگی اور بے اعتباری کے جو بائبل کے لاحق حال ہے ہمارے دیسی عیسائی اپنے اسلامی آبا و اجداد یا ہم وطنون (کیونکہ دیسی عیسائی یا تو اسلام سے مرتد ہین یا ہندو ازم سے نکلنے والے ہین اور ہندو مسلمانون کے ہم وطن ہونے کے سبب ان کے عقائد سے آگاہ ہین) سے سُنے ہوئے عقائد کے مطابق یہ یقین اور ایمان رکھتے ہین۔ کہ بائبل لفظاً خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ اونہون نے مسلمانون سے سنا ہوتا ہے۔ کہ توریت خدا کا کلام ہے اور انجیل خدا کا کلام ہے اور توریت حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی۔ اور انجیل کا نزول حضرت عیسیٰ پر ہوا تھا۔ وہی پرانا عقیدہ مسلمانون والا ساتھہ لے کر وہ عیسائی بنتے ہین اور یہ نہین سوچتے۔ کہ خود عیسائی عقیدہ کے مطابق توریت اور انجیل کیا شے ہین۔ اور یہ بھی نہین سوچتے کہ موجودہ کتابین جو پادری صاحب نے ہمارے ہاتھہ مین دی ہین آیا یہ وہی توریت اور انجیل ہین جن کا ذکر اسلامی اعظیز سے سنا تھا یا کہ یہ کوئی اور شے ہین۔ پادری صاحبان بھی ہمارے دیسیون کو تاریکیون کے بحر ظلمات مین غوطے کھانے کے لیے چھوڑ دیتے ہین اور اون کو اس امر سے باخبر نہین کرتے کہ خود اون کے اپنے عقاید ان کتابون کے متعلق جو ان کے ہاتھہ مین ہین۔ کیا ہین۔ عیسائیون کا ماہوار رسالہ تجلی جب کہ پہلے پہل نکلنا شروع ہوا تھا۔ تو اوس وقت بائبل کی حقیقت کو کسی قدر کھولنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور صاف لفظون مین اظہار کیا گیا تھا۔ کہ ہم بائبل کو لفظاً کلام الٰہی نہین مانتے اور اس مین تغیر و تبدل کے قائل ہین۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت جلد اس سلسلہ کو بند کر دیا گیا۔ غالباً پادری صاحبان نے تجلی کے ان مضامین کو اردو مین لکھنے والے یا لکھنے کی تحریک کرنے والے (مسٹر فضل) پر خفگی کا اظہار کیا ہوگا۔ جو وہ جلدی دب گیا۔ اور بیٹھہ گیا بلکہ بیچارہ مر ہی گیا۔

آسان فیصلہ

موجودہ بائبل کا فیصلہ تو آسان ہے اگر عیسائی صاحبان ذرا بھی غور کرین تو کبھی اس بات کا نام نہ لین۔ کہ یہ انجیل اور توریت وہی انجیل اور توریت ہے جسکو اسلامی دنیا مانتی ہے بات بہت مختصر اور آسان ہے۔

اسلامی عقائد کے مطابق توریت خدا کا کلام ہے جو حضرت موسےٰ پر نازل ہوا تھا اس توریت جو توریت عیسائی پیش کرتے ہین اوس مین لکھا ہے کہ پھر موسیٰ مر گیا اور مواب کی وادی مین گاڑا گیا۔ پھر آجکے دن تک کوئی اوسکی قبر کو نہین جانتا...... اور اب تک بنی اسرائیل مین موسےٰ کی مانند کوئی نبی نہین اُٹھا (الفاظ "آج کے دن تک" اور "اب تک" قابل غور ہین۔ کیا یہ سب موسیٰ پر نازل ہوئے تھے !!!) ایسا ہی اسلامی عقائد کے مطابق انجیل جو کچھہ بھی تھی اوس کا نزول حضرت عیسیٰ پر ہوا تھا۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق عیسائی عقیدہ ہے کہ وہ خود خدا

تھا اسپر کیا نازل ہونا تھا اور یہ انجیل جو پیش کی جاتی ہے یہ نہ حضرت عیسیٰ نے لکھی نہ لکھائی اور نہ اون کے زمانہ مین لکھی گئی خود اوس کے سر پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ متی کی انجیل اور مرقس کی انجیل وغیرہ۔

پس فیصلہ بہت آسان ہے۔ کہ خود عیسائی عقائد کے مطابق تھی۔ یہ انجیل اور توریت جو بائبل کے بھیس مین عیسائی مناد کے ہاتھ مین ہے یہ وہ کتب ہین جنکو اسلامی عقائد نے خدا کا کلام مانا ہے۔

نور افشان صاحب توجہ کرین

باوجود اس وضاحت کے عیسائی اخبار ہمیشہ وہی بے سُرا راگ گائے چلے جاتے ہین۔ کہ مسلمانون کے عقائد کے مطابق توریت انجیل محرف مبدل نہین ہوئی دیکھو قرآن کریم مین لکھا ہے لا تبدیل بکلمات الله اللہ کی باتین نہین بدلتین۔ پھر توریت انجیل کے الفاظ کیون کر بدل گئے۔ پس ثابت ہوا کہ توریت انجیل اپنی اصلی حالت مین موجود ہے اور یہی ہے۔ جو پادریصاحبان کے ہاتھ مین ہے۔ حال مین عیسائی اخبار نور افشان نے نئے سر سے اس مضمون کو چھیڑا ہے اور ۲۰ فروری کے پرچے مین کسی قدر نور افشانی کر کے باقی کو آئندہ پر رکھا ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ بروقت اون کو کچھ سمجھایا جاوے۔

عیسائیون کو احتیاط کرنی چاہیئے

سب سے اوّل عیسائی صاحبان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ باوجود عربی زبان سے ناواقف ہونے کے اور اسلامی مسائل سے بے خبر ہونے کے قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر کرنے بیٹھ جانا اون کے واسطے مناسب نہ تھا۔ کوئی عقلمند آدمی قرآن شریف کی آیتہ لا تبدیل بکلمات الله کے یہ معنے نہین کر سکتا۔ کہ کلام الٰہی کے الفاظ مین کوئی تغیر تبدل یا اس کے لکھنے مین عمداً یا سہواً کوئی غلطی انسان کر ہی نہین سکتا۔ اکثر دفعہ قرآن شریف چھاپے پر چھپتے ہین۔ ان مین کاتب کی غلطیان اور مطبع والون کی غلطیان صاف دکھائی دیتی ہین۔ اور بائبل کا تو جو حال ہم اوپر بیان کر آئے ہین۔ اوس کو چھوڑ کر بھی اس وقت جو بائبلین مختلف فرقہائے عیسوئیت و یہودیت کے پاس ہین ان مین بہت سے الفاظ بلکہ فقرات بلکہ صفحوں کے صفحون کا فرق نمایان ظاہر ہے۔ پس سمجھنا چاہیئے کہ اس آیتہ شریف کے یہ معنے نہین جو عیسائی صاحبان نے خیال کئے ہین۔ بلکہ ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے جو کلمہ نازل ہوتا ہے۔ خواہ وہ کوئی حکم ہو یا پیشگوئی ہو۔ وہ بہرحال صحیح اور پوری ہونیوالی ہے اوس کو کوئی طاقت روک نہین سکتی اور نہ اس مین کوئی شخص کچھ تبدیلی کر سکتا ہے۔ کہ یہ حکم اس طرح نہین اس طرح ہونا چاہیئے یا یہ پیشگوئی اس طرح پوری نہین ہوگی۔ بلکہ اس طرح ہوگی۔ مثلاً قرآن شریف مین خدا تعالیٰ کا ایک کلمہ نازل ہوا تھا جس کا یہ مطلب تھا۔ کہ مسلمان دجلہ فرات اور سیحون جیحون سے سیراب ہونیوالی زمینون کے فاتح ہون گے۔ اور یہ کلمہ ایسے وقت مین نازل ہوا تھا جب کہ مسلمان بہت ہی کمزور تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے وطن سے بھی ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اور موعودہ ممالک بڑی زبردست سلطنتوں کے قبضے مین تھے۔ مگر خدا کا یہ کلمہ پورا ہو کر رہا اور کسی قیصر یا کسریٰ یا فوج کی مخالفت اس کلمہ کو بدل نہ سکی۔ یا مثلاً خدا تعالےٰ کا ایک کلمہ قرآن شریف مین ہے جسکا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور اس کے ساتھی ہمیشہ اپنے مخالفون پر غالب آتے ہین۔ سو اس کلمہ کو کوئی بدل نہین سکتا ہمیشہ سے ایسا ہوا۔ اور انشاءاللہ تعالےٰ ہمیشہ ایسا ہوتا رہیگا بہ الفاظ دیگر یہ آیت قرآن شریف کی ایک دوسری آیتہ کے ہم معنے ہے جو اس طرح سے ہے۔ کہ لن تجد لسنة الله تبديلا۔ اللہ تعالیٰ کی سنتہ مین کوئی تبدیلی نہین۔

حفاظت قرآنی

الغرض اس آیتہ شریف کے یہ معنے نہین۔ جو عیسائیون زبان عربی سے ناواقف ہونے کے سبب سمجھے ہین اور اس سے ہرگز یہ ثابت نہین ہو سکتا۔ کہ توریت انجیل مین کوئی تحریف تبدیل نہین ہوئی یا نہین ہو سکتی ہان قرآن شریف مین ایک اور کلمہ ہے۔ جو حفاظت کلام الٰہی کے متعلق ہے مگر وہ صرف قرآن شریف کی حفاظت کے متعلق ہے اور اس کے متعلق انشاءاللہ اگلے اخبار مین لکھا جائیگا۔

استفسار اور اس کے جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط مجھے مولانا المکرم مولویصاحب کی بنا پر جواب لکھنے کے دیا ہے۔ ہر ایک سوال نمبروار لکھکر جواب عرض ہے۔ بحول الله وقوته ولا حول ولا قوة الا بالله۔ لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه

سوال نمبر ۱۔ خدا پاک کا ارشاد ہے۔ کہ ہم بے خبر کو معذب نہین کرتے۔ اور ارسال رسل بعد منحرف کو پکڑتے ہین۔ اور لا يكلف الله نفسا الا وسعها۔ طاقت پر بوجھ ہے پھر ایک مسئلہ مین کتنے ہی نصوص وارد ہو کر کہان تک نوبت پہونچی۔ کفر وغیرہ کے فتوے ظہور پا رہے ہین۔

جواب۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بے خبر کو سزا نہین دیتا اور نہ طاقت سے زیادہ مکلف کرتا ہے۔ مگر آپ کا یہ کہنا کہ ایک مسئلہ مین نصوص متخالفہ وارد ہین۔ اس کی کوئی نظیر آپنے نہین دی۔ آپ یقین کرین۔ کہ نصوص متخالفہ ہرگز نہین ہوتے۔ فتوے کفر تخالف نصوص سے نہین بلکہ نادانی اور نفس پرستی سے ہوتا ہے

سوال نمبر ۲۔ ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا فيكسر الصليب و يقتل الخنزير۔

جواب۔ یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ مگر اس پر آپکا کیا سوال ہے۔ آپنے بیان نہین فرمایا۔

سوال نمبر ۳۔ وان من اهل الكتاب الا ليومنن به قبل موته۔

جواب۔ اس آیتہ شریف کے معنے ہین تمام اہل کتاب حضرت مسیح کے قتل کر دینے پر قبل اپنی اپنی موت کے یقین رکھتے ہین اور یہی سچ ہے۔ کیونکہ فی الواقعہ تمام یہود کہتے ہین۔ کہ ہمنے قتل کیا اور تمام مسیحی کہتے ہین۔ کہ ہان مسیح قتل ہوئے اللہ تعالیٰ دونون کی تکذیب کرتا ہے

سوال نمبر ۴۔ وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامه۔

جواب۔ اس پیشگوئی کو ہم نے بچشم خود پہلے مسیح کے تابعین کے حق مین پورا ہوتے دیکھ لیا ہے۔ کہ مسلمان و عیسائی دونون یہود پر جو منکر ہین۔ غالب و فوق ہین دوسرا مسیح بھی آگیا ہے۔ اس کا انجام دنیا دیکھ لیگی۔

سوال نمبر ۵۔ اور کشف ملکین پر شرقی منارہ دمشق پر اُترکر امامت مین گفتگو کرنا۔

جواب۔ نزول تو کشف ملکین پر ہوا مگر ملائک عام طور پر نظر نہین آیا کرتے۔ منارہ قادیان ٹھیک شرقی جانب دمشق واقعہ ہے جہان نزول مسیح ہوا۔ پھر کیا اعتراض ہوا۔ امامت مین گفتگو کرنا کسی صحیح حدیث مین نہین آیا۔

سوال نمبر ۶۔ اور بعد وفات کے رسول خدا کی قبر کے پاس قبر کا ہونا۔

جواب۔ یہ سوال قبل از وقت ہے۔ ابھی مسیح اسوقت زندہ ہے۔

سوال نمبر ۷۔ یہ سب نصوص بعث رسول کا ظہور ہے۔ پھر کفر کا فتوے لگانے والون کو من دعا رجلا بالکفر لیس کذلک الا حار علیہ۔ کیا جوابدیتا ہے۔

جواب۔ اصل سوال آپ کا سمجھ مین نہین آیا۔ نصوص کا جوابدیا گیا کہ متخالف نہین ہوتے۔ فتوے کفر لگانے والون پر کفر کا فتوے بے شک عائد ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۸۔ اور عدم الصلوۃ خلف الاخر کے مدعی کو صلوا خلف کل بر و فاجر کیا ارشاد سناتا ہے۔

جواب۔ حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام پر فتوے کفر لگا کر حسب حدیث محولہ سوال نمبر ۷ لوگون نے خود اپنے اوپر کفر کا فتوے دیا۔ تو خود اون کے پیچھے نماز جائز نہ رہی۔ اور حدیث مین خلف کل کافر نہین آیا۔

سوال نمبر ۹۔ اور انما المومنون اخوۃ الآیۃ اور لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کیون بھول گیا۔

جواب۔ ہرگز نہین بھولا بلکہ وہ خود حضرت امام پر فتوی کفر لگا کر اپنے موہنہ سے برادری کا رشتہ توڑ بیٹھے۔ تو بھائی ہی نہ رہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر سے کیا تیسر ہوا۔

جواب۔ قرآن مجید احکام توحید نماز روزہ حج زکوۃ اخلاق کے بیان کرنے مین بہت ہی آسان ہے۔ دوسرا ہر ایک درجہ کی مومن کے لئے اس کے علمی مذاق کے انداز پر ہی آسان ہے۔

سوال نمبر ۱۱۔ پھر ہم سواد اعظم مامور ہین۔

جواب۔ عوام کالانعام سواد اعظم نہین بلکہ سواد اعظم اعلیٰ درجہ کا متقی گروہ ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اعلے درجہ کے ایک متقی کو بھی گروہ فرماتا ہے۔ دیکھو ان ابراہیم کان امۃ ۱۴/۱۶ (ابراہیم بھی ایک گروہ تھا) تمام انبیاء و رسل مامور اپنے اپنے زمانہ مین پہلے پہل اکیلے ہی ہوتے ہین اور عوام ان کے مقابل پر بکثرت۔ تو اللہ تعالے اون کو ہی گروہ قرار دیتا ہے اور بالآخر گروہ بناکر دکھا بھی دیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ پس قائلین لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ کو قل اتخذتم عند اللہ عھدا کیا جوابدیتا ہے۔

جواب۔ بعینہ یہی حال آجکل بھی ہو رہا ہے۔ حضرت امام پر کفر کا فتوے لگانے والون کا۔ کہ وہ ایک مامور کی مخالفت مین اپنے آپ کو جنتی اور مامور اور اس کے اتباع کو کافر جہنمی قرار دیتے ہین۔ یہی معنی لن تمسنا النار مین۔

سوال نمبر ۱۳۔ پھر موسے کو انک لن تستطیع معی صبرا کیا ارشاد کرتا ہے۔

جواب۔ موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی نے جب اتباع اپنے معلم کا (جسکو اللہ تعالے نے علمناہ من لدنا علما فرمایا تھا) نہ کیا۔ تو سزا اسے ہذا فراق بینی و بینک سے خالی نہ رہا۔ تو دوسرون کو اس واقعہ سے ضرور عبرت پکڑنی چاہیئے ورنہ وہ بھی سزا سے نہین بچین گے۔

سوال نمبر ۱۴۔ پس جب ارسال رسل سے ورثۃ الانبیاء کو یہ رہنمائی ہوئی۔ کہ ایکدوسرے پر کفر کے فتوے لگانے لگے۔ تو کون سا معیار ہے۔ کہ ہم کو حق معلوم ہو۔

جواب۔ فتوی کفر ورثۃ الانبیاء کا کام نہین بلکہ ایک نفس پرست کا کام ہے۔ ہان حق پہنچاننے کے لئے چند معیار مین لکھتا ہون۔ جس سے سچا جھوٹے سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ اول اللہ تعالے سے مومن کامل کو اکثر بشارتین ملتی ہین۔ کیا معنے پیش از وقوع خوشخبریان جو اس کے مرادات یا اس کے دوستون کے مطلوبات ہین اس کو تبلائے جاتے ہین۔ دوم یہ کہ مومن کامل پر ایسے امور غیبیہ کھولے جاتے ہین۔ جو نہ صرف اس کی ذات یا اس کے واسطہ دارون سے متعلق ہون بلکہ جو کچھ دنیا مین قضا و قدر نازل ہونے والے ہین یا بعض دنیا کے افراد مشہورہ پر کچھ تغیرات آنیوالے ہین ان سے برگزیدہ مومن کو اکثر اوقات خبر دی جاتی ہے سوم یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائین قبول ہوتی ہین اور اکثر ان دعاؤن کی قبولیت کی پیش از وقوع اطلاع بھی دی جاتی ہے۔ چہارم یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے دقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہین۔ سوا اس کے اور بھی بہت معیار قرآن مجید مین مذکور ہین۔

سوال نمبر ۱۵۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء عوام الناس کسی پر کفر کی جرأت نہین کرسکتے۔ یہ ورثۃ الانبیاء نے ہی اپنا ورثہ کرلیا ہے۔

جواب۔ علماء کا لفظ فی الواقع انہین بزرگان دین پر بولا جاتا ہے۔ جن کو خشیت الٰہی ہو اور وہ اکثر کسی کی تکفیر پر دلیر نہین ہوتے۔

سوال نمبر ۱۶۔ اگر فرض کرلیا جاوے کہ اس وقت کے علماء جان کر کج رو ہو گئے تو دیدہ و دانستہ کون دوزخ اختیار کرتا ہے۔

جواب۔ ہر ایک نبی و رسل مامور کے مقابل پر مخالفین دیدہ و دانستہ شرارت کیا کرتے ہین۔ دیکھو وجحدوا بھا و استیقنتھا انفسھم ظلما وعلوا ۱۹/۱۷ وان فریقا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون ۲/۴ ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون ۱/۵ یہ اللہ تعالے کی شہادتین بہ نسبت علماے اہل کتاب کے ہین۔

سوال نمبر ۱۷۔ اگر بعث نصوص ظاہر سے ماول ہی تو ولقد یسرنا القرآن سے کیا تیسر ہوا۔

جواب۔ فصیح کلام مین استعارات و تشبیہات بکثرت ہوتے ہین مگر وہ تیسر سے کلام کو نہین روکتے۔ مثلاً من کان فی ہذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی ۱۵/۸ صم بکم عمی ۱/۲ کون نہین جانتا کہ ان الفاظ سے ظاہری اعضا کے اندھے بہرے گونگے مراد نہین۔ کیا اس سے تیسر مین کچھ فرق آگیا کچھ نہین آیا۔ معمولی خواندہ آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ محاورہ ہے۔

سوال نمبر ۱۸۔ اگر لن تستطیع معی صبرا ہی مآل ہے۔ تو ظاہر نصوص سے چشم پوشی کرنی پڑے گی اور حتی نبعث رسولا کا غایۃ مغیا کیونکر ہوگا۔

جواب۔ یہ بالکل صاف بات ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا ۱۵/۲ ہم کسی کو عذاب نہین کرتے جب تک رسول نہ بھیجین اور رسول کا ادب اور عزت یہ ہے کہ اس کی فرمانبرداری اور عزت کی جاوے اور اوسکے قول و فعل کو صبر کے ساتھ دیکھا جاوے۔ موسے جیسے اولوالعزم نے بھی جب صبر اپنے معلم کا نہ کیا تو ہذا فراق بینی و بینک کا مزہ چکھنا پڑا۔ تو دوسرون کو

سے اور ہی نظام رکھا ۔ کیونکہ امر رسل اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر بتلاتا ہے ۔ لہذا وہ حکماً عدلاً ہوتا ہے ۔ اور حکم عدل کی بات ماننی ضروری ہے ۔

سوال نمبر ۱۹ ۔ ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ مین ہذا کا مشار الیہ کون ہوا

جواب ۔ ابتدائے رکوع مین ہے ۔ قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم ۵ کہہ آؤ ۔ پڑھ سناؤن مین جو واجب کیا ہے تمہارے رب نے تم پر) ما حرم اس کا مشار الیہ ہے گویا سب ان واجبات پر عمل کرنا صراط مستقیم ہے

سوال نمبر ۲۰ ۔ کلہم فی النار الا فرقۃ واحدۃ کون فرقہ ہوا ۔

جواب اسی حدیث مین ہے صحابہ نے سوال پر فرمایا ما انا علیہ و اصحابی ۔

سوال نمبر ۲۱ ۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ ۔ ہر دو ملکر ۔ ۔ ۔ ۔ رسول پر القائے شیطانی کے مدعی ہو کر قطعیت نصوص مین کلام کر رہے ہین ۔

جواب ۔ مابعد اس آیۃ کا یہ ہے ۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاتہ ساری آیۃ شریف کے یہ معنے ہین ۔ تجھ سے پہلے جس قدر رسل و انبیاء آئے ۔ شیطان اون کے ارادوں مین اپنا دخل دیتا رہا ۔ اور اس سلسلہ کی مخالفت کرتا رہا تاکہ یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جاوے ۔ سو اللہ تعالیٰ القائے شیطان کو دور کر دیتا اور اپنے احکام کو ثابت کر دیتا ۔ اور یہ ہر زمانہ مین ہوتا رہتا ہے ۔ جیسے موسے کے وقت فرعون مسیح کے وقت یافا کاہن اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیوقت ابوجہل اور آجکل مسیح موعود کیوقت آپ کے مخالف ڈوئی ۔ چراغ الدین جمونی وغیرہ ان کی رکاوٹوں کو سب تعالیٰ نے دور کر دیا ۔ اور یہ سلسلہ روز افزون ترقی کر رہا ہے ۔

سوال نمبر ۲۲ ۔ ایک عالم نے لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا سے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جو لوگ نیاز غیر اللہ دیتے اور قبر پرستی کرتے ہین ان سب کا مال چوری کھانا حلال ہے

جواب ۔ کسی کے مال کہانے کی نسبت حکم ہے ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض (کسی نبی کو بھی جائز نہین ۔ کہ سوائے خونریزی کے کسی کو قید کرے ۔ جب نبی بھی سوائے جنگ کے کسی کا مال نہین لے سکتا ۔ تو دوسرے کو کب جائز ہے اور وہ جنگ اس وقت تک جائز نہین جب تک ساری شرائط جنگ پوری نہ ہو جاوین ۔ جیسے امام کا ہونا یا کسی کا ابتدا ابتداً جنگ کرنا یا امام پر چڑھائی کر کرانا وغیرہ ۔ چوری کی نسبت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ۔ السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما جزاءً بما کسبا نکالاً من اللہ ۶ (چور مرد ہو یا عورت اون کے ہاتھ چوری کی سزا مین کاٹ ڈالو) یہان مذہب کا ذکر نہین کہ صاحب مال کس مذہب کا ہو ۔ پھر فرمایا ۔ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ۵ (کسی کا مال باطل طریق سے نہ کہاؤ مگر تجارۃ کے طور پر مگر اس مین بھی رضامندی فریقین شرط ہے) جب تجارت مین بھی بلا رضامندی مال لینا جائز نہین ۔ تو چوری کس طرح جائز ہے اور تجارت مین بھی مذہب کی شرط نہین لگائی ۔ پھر فرمایا ۔ ان کثیرا من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ۔ ۔ ۔ ۔ فبشرہم بعذاب الیم $\frac{10}{11}$ اہل کتاب کے مولوی اور درویش لوگون کا مال باطل طریق سے کہاتے ہین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سو اون کو عذاب الیم کی خبر دیدی ۔ غرض کسی کا مال چوری زوری کسی طرح بھی سوائے جائز طریقوں کے جائز نہین ۔ سخت حرام اور ظلم ہے

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

فضل دین حکیم از قادیان

آریہ گزٹ پنجاب لاہور

کی ایک تازہ اشاعت مین بیچارے سادہ لوح ایڈیٹر نے ایک ایسا ہی بے تکا مضمون لکھا ہے جیسا کہ آریہ گزٹ لاہور کا بے ہنگم نام ۔ اس مضمون کے پہلے حصہ کا بہتر سے بہتر الفاظ مین یہ خلاصہ ہے ۔ کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا درست نہین ہے کہ طاعون خدا کا قہر ہے اور گناہون کے سبب سے ملک مبتلائے طاعون ہوا ہے ۔ جب تک لوگ گناہ نہ چھوڑین گے ۔ طاعون سے نجات نہ پائین گے اگر مرزا صاحب کا یہ قول صحیح ہے ۔ تو دس پندرہ برس پہلے کیا گنہگار لوگ ہندوستان مین نہین تھے ۔ اور پھر اب بھی امیر لوگ جو قواعد حفظ صحت کی پابندی کا خیال رکھتے ہین ۔ محفوظ رہتے ہین ۔ اور غریب لوگ زیادہ مبتلا ہوتے ہین طاعون کا سبب گناہ نہین ۔ بلکہ چوہے ہین" آریہ دوستون کی یہ ادا گھائل کئے دیتی ہے ۔ کہ وہ ایک بات کا جواب ہزار بار سنکر بھی خاموش نہین ہوتے ۔ مین تو یہی سمجھتا تھا ۔ کہ ہمارے ملک کے پوری کچوری بیچنے والے دھوتی پرشاد حلوائیون سے بڑھ کر بے عقلی پن کی کوئی مثال نہین ملسکتی ۔ مگر اب تجربہ سے معلوم ہوا ۔ کہ ہمارے آریہ بھائی کئی نمبر بڑھے ہوئے ہین کیونکہ کسی کے منہ کے چبائے ہوئے لقمہ کو خود بار بار چبانا ایک ایسی گھنونی بات ہے کہ جسکے تصور سے جی متلاتا ہے ۔ اور ظاہر ہے کہ جس اعتراض کا جواب متعدد مرتبہ مل چکا ہو ۔ اوسی کو دیدہ دلیری سے پھر پیش کرنا کسی کے موہنہ کا لقمہ چبانے سے بھی زیادہ گھنونا کام ہے ۔ مین سخت حیران ہون کہ کیا تمام زمانہ کی پاک بے حیائی ان آریون ہی کے حصہ مین آگئی ہے ۔ پادری فنڈ ۔ اور اندرمن وغیرہ کے باسی اور سڑے ہوئے پرانے اعتراضات آجتک سینکڑون طریقون اور سینکڑون کتابون و اخبارون کے ذریعہ سے پیش کرتے ۔ اور پانچوین سوارون مین داخل ہو کر ہیومن ڈنگر سے نیست بنتے ہین ۔ بھلا کوئی ان سورماؤن سے اتنا تو پوچھے ۔ کہ تمنے ان اعتراضون کے وہ تمام جوابات جو صدہا مرتبہ پہلے اسلام کی جانب سے کافی وشافی دئے جا چکے ہین ۔ دیکھ لئے ہین یا نہین ۔ اور اب اہل اسلام کے جوابات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اعتراضات لکھتے ہو یا ویسے ہی انگلی کاٹ کر شہیدون مین داخل ہونے کا شوق ہے ۔ مثلاً مخنون آریہ نے ترک اسلام مین سینکڑون اعتراضات جھک مار کر لکھ مارے لیکن مین علی وجہ البصیرت کہتا ہون کہ اگر وہ صرف مولوی محمد قاسم صاحب کی تصانیف ہی (جو اندرمن وغیرہ کے جواب مین لکھی گئی ہے) دیکھ لیتا ۔ تو اوسکو اپنے اعتراضات کا بہت بڑا حصہ کم کر دینا پڑتا اور اندرمن کے آگے کی بچی ہوئی ہڈیان نہ چچوڑنی پڑتین پھر جب اس مخنون آریہ کے زینت دئے ہوئے باطل کا سر کچلنے کے لئے ہمارے مقتدا نور الدین رضی اللہ عنہ کا رسالہ نکلا ۔ اور اوس نے دہرمپال یا پیٹ پال وغیرہ کے خرمن ضلالت پر بجلی کا کام کیا اور نور اسلام سے ظلمت کفر کو کافور کر دیا ۔ تو اب غیرت و مردمی کا مقتضا یہ تھا کہ اوسی طرز سے صبر و سکون کے ساتھ جب تک نور الدین کے تمام و کمال جواب الجواب سے سبکدوش ہو جاتے

اس وقت تک ہمارے سامنے آنکھ نہ اُٹھاتے یا تصدیق براہین احمدیہ کے جد تکذیب کا نام بھی زبان پر نہ لاتے۔ مگر ہمارے باحمیت آریہ دوست تکذیب و ترک اسلام وغیرہ کتابوں کا نام لے لے کر برابر فخر کئے جاتے اور مونچھوں کو تاؤ دیئے جاتے ہیں۔ اس آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے بہادر ایڈیٹر نے بھی اپنی قومی و جبلی عادت کے موافق اسی قسم کا یہ مضمون لکھا ہے۔ میرا جہاں تک خیال ہے اور رسالوں کو چھوڑ کر صرف اخبار الحکم اور بدر ہی میں ہمارے امام علیہ السلام کے کلمات طیبات کے ذیل میں سینکڑوں نہیں تو بیسیوں مرتبہ اس خدشہ یا مغالطہ کا جواب چھپ چکا ہے۔ باغیرت اور باحمیت ایڈیٹر کے مضمون کا دوسرا حصہ آواگون کے متعلق ہے (یعنی دس بارہ ہی برس سے ایسے گنہگاروں کا نمبر آگیا ہے جن کو پرمیشر طاعون کی سزا دیتا ہے۔ اخاہ۔ ہوں نہ ہوں یہ سب جنگ کریمیا کے روسی مقتول ہیں جنہوں نے اتفاق کر کے یہاں ہندوستان میں جنم لیا ہے اور طاعون کی سزا بھگت رہے ہیں لیکن یہ تو صرف قیاس ہی قیاس ہے۔ پرمیشر صاحب کی عادت ہے کہ وہ سزا پانے والے کو اُس کی خطا کبھی نہیں بتایا کرتے کہ مبادا وہ پھر اس خطا کو چھوڑ نہ دے اور اس طرح آواگون کا سلسلہ ہی منقطع نہ ہو جائے) اگر ایڈیٹر صاحب ایک مرتبہ رسالہ رد تناسخ دیکھ لیتے تو پھر شائد اس حصہ مضمون کے لکھنے کی بے شرمی ہرگز گوارا نہ فرماتے۔

میں اپنی طرف سے جواباً ایک لفظ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر صرف اس خیال سے کہ شائد کسی سعید فطرت کو کچھ فائدہ پہونچ جائے اور اس طرح سے مجھکو کچھ ثواب حاصل ہو جائے آریہ ایڈیٹر کے مضمون کے حصہ اول کے متعلق ذیل میں اپنے ایک سرسری خیال کو درج کرتا ہوں:۔

طاعون کا آنا نتیجہ ہے اور مامور من اللہ کا انکار سبب۔ یہ بات کہ طاعون کس کس کو پکڑے اور کس کس کو چھوڑ دے۔ ایک جداگانہ امر ہے۔ طاعون کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ منکروں اور گنہگاروں اور گستاخوں کو سزا دیتا ہے اور بعض مومنوں کی لغزشوں کا کفارہ بنا کر طاعون کو ان کے لئے موجب نجات بناتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے کہ وہ ہر ایک مامور کے زمانہ میں اوس مامور کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت اور اس کے منکروں کے سزادہی کے لئے ایک عذاب بھیجتا ہے اور اس عذاب کو اپنے مامور کی کامیابی اور منکروں کی تباہی کا سبب بناتا ہے۔ دیکھو نوح علیہ السلام کے منکر طعمۂ نہنگ طوفان ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام کے منکر لقمۂ اژدہائے رود نیل ہوئے۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین ہیزم آتش شمشیر بنے۔ مخالفین نوحؑ کا آج دُنیا میں کوئی نام لیوا ہے نہ پانی دیوا۔ مخالفین ابراہیم علیہ السلام کا دُنیا میں کہیں اتا پتا بھی باقی نہیں۔ مخالفین لوط علیہ السلام کا آج سوائے ڈیڈسی (بحیرہ مردار) کے اور کوئی نشان نہیں باقی۔ انہیں کے لئے فرمایا گیا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا۔ مخالفین موسیٰ علیہ السلام کا صرف نام اور نام کے ساتھ لعنت باقی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ مخالفین عیسیٰ کی ذلت۔ ادبار اور تباہی کے سوا کچھ بھی باقی نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) کے مخالفین کے نام کے سوا دُنیا میں نشان تک بھی باقی نہیں۔ بھلا کوئی ہے جو دُنیا میں ابوجہل اور ابولہب کی نسل کا پتہ و نشان بتا دے؟ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

ہمارے آریہ مہربان ان عبرت خیز باتوں کو اچھی طرح نہ سمجھ سکیں۔ تو وہ اپنے ملک یعنی آریہ ورت کے پیغمبروں کے حال پر ہی غور کریں۔ دیکھو حضرت کرشن علیہ السلام کے احکام سے سرتابی کرنے والوں اور اُن کی جماعت سے . . . . مخالفت کرنے والوں نے کیا پھل پایا؟ آج تک کرشن علیہ السلام اور اُن کی جماعت یعنے پانڈوں کا وقار ہندوستان میں قائم ہے۔ لیکن کوروں کی نسل میں کسی ایک شخص کو بھی تلاش کرنا چاہو تو نہ ملیگا۔ ہاں! اُن کے خون سے رنگین کرکشیتر کی سُرخ خاک جا کر دیکھ لو۔ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ۔ جناب رامچند رحمتہ اللہ علیہ اور اُن کی جماعت کے کارنامے آجتک آسمان عزت کے ستارے بنے ہوئے چمک رہے ہیں۔ لیکن راون اور اُس کے معاونین کو لعنت کے ساتھ ہی یاد کیا جاتا ہے اور اُن منکران سراندیپ کی اولاد میں ایک چوہے کا بچہ بھی شائد ڈھونڈے سے نہ ملے۔ پس جس طرح مخالفین کرشن علیہ السلام کی وجہ سے میدان کرکشیتر کی آب تیغ کا طوفان اور منکرین رامچندر کی سرکوبی کے لئے جزیرۂ سراندیپ میں آتش جنگ کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفوں کی کرتوتوں اور ناشدنی کوتکوں کے باعث طاعون کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا ہے جس طرح مشرکین عرب کے ساتھ کسیقدر مسلمان اور منکرین کرشن علیہ السلام کے ساتھ کسیقدر مویدین کرشن اور سنگلدیپ کے راکھشسوں اور دیسوؤں کے ساتھ کسیقدر سریشٹ یعنے رام چندر کی جماعت والے بھی مارے گئے۔ اسی طرح طاعون میں منکرین مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کوئی اکا دکا مومن بھی فوت ہو جاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ بعض منکرین ابھی تک زندہ کیوں ہیں اور طاعون نے اُن کو کیوں نہیں پکڑا۔ یہ ایک سخت احمقانہ اعتراض ہے۔ ابھی طاعون اور دیگر بلیات کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ صبر کرو۔ اور نتیجہ کے منتظر رہو فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ۔ مرد آخر بین مبارک بندہ است وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ

طاعون مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کے وجہ سے آئی ہے اور سوائے اس کے اور کوئی سبب اس کے آنے کا نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں یہی بیان کر دینا کافی ہے۔ کہ آج کوئی شخص دُنیا میں اس بات کا دعوی نہیں کر سکتا کہ وہ اور اُس کا گھر طاعون کی دستبرد سے محفوظ رہیگا۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر اس بات کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اور جو اُن کے گھر میں ہیں۔ طاعون سے محفوظ رہینگے اور اس تحدی کو اس بات کا نشان ٹھہرایا ہے کہ طاعون اُن کی مخالفت اور انکار کے سبب سے آئی ہے۔ اب اگر کسی مخالف میں کچھ غیرت اور حمیت کا ذرا بھی مادہ ہے تو اُس کو چاہیئے کہ وہ طاعون کے کیڑے کسی ترکیب سے مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پھیلا دے۔ یا اگر یہ کام دشوار معلوم ہو۔ تو ہمارے آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر صرف اس بات کا دعویٰ اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا۔ پھر دُنیا دیکھ لیگی۔ کہ آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر کی گردن طاعون ہی کے ہاتھ سے مروڑ دی جاتی ہے یا نہیں۔ اس آریہ ایڈیٹر کو چونکہ (بقول اُس کے) طاعون کے اسباب و علاج وغیرہ سے خوب واقفیت ہے۔ اور وہ چوہوں وغیرہ کا خوب بندوبست کر سکتا ہے لہٰذا اُس کو چاہیئے کہ وہ چوہوں کا بندوبست کر کے مسیح موعود علیہ السلام کی طرح طاعون سے محفوظ رہنے کا دعویٰ شائع کر دے۔ اور اپنے پیش رو لیکھرام کی طرح اسلام کی صداقت کی ایک دوسری مہر لگا دے۔

ختم

اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی

اطلاع:۔ چونکہ مجھے بغرض فراہمی چندہ تعمیر بہت دن باہر رہنا پڑا ہے اس لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنس انگریزی وقت پر پورا نہیں ہو سکا۔ مارچ در اپریل کا نمبر اکٹھا

اسحق

اسحق نے اپنی تعلیم کے ابتدائی زمانہ مین کوئی خاص امتیاز حاصل نہین کیا۔ وہ صرف چیزون کے بنانے مین مشہور تھا۔ اوس نے نجاری اور کاریگری کے اوزار دہتھیار اپنے پاس ہتہیار رکھے تہے اور مختلف پیمانون کے آرے خود اپنے ہاتہ سے تیار کئے تہے جن کی مدد سے اوس نے بہت سی عجیب وغریب چیزیز بنائین۔ ان چیزون کو اوس کے ہمسایون نے بڑی حیرت وتعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اوس کی دادی اپنے لڑکے کی ہنرمندی دیکھکر ایسی بلغ باغ تہی کہ ہر آئے گئے سے اوس کی صناعی کا ذکر کرتے ہوئے تھکتی ہی نہ تہی۔ وہ اکثر کہا کرتی تہی کہ اسحق ایک دن کوئی بڑا صناع ہوگا۔ اور دنیا مین اچھی طرح بسر کریگا اور بڑا متمول آدمی ہو گزریگا۔

اسحق کی آیندہ زندگی کے متعلق اس کی دادی اور اوس کے ہمسایون کے خیالات کچھہ عجیب اختلاف رکھتے تہو۔ کوئی کہتا تہا۔ کہ وہ عمدہ قسم کی لکڑیون کا خوبصورت فرنیچر تیار کرنے مین ماہر ہوگا۔ جس کو دولتمند اپنے محلات آراستہ کرنے کے لئے بڑے شوق سے خریدین گے۔ کسی کا خیال تھا کہ وہ ایک باکمال معمار ہوگا جس کے دست ہنر سے ایسے عالیشان مکان اور سربفلک چیچ بنین گے۔ جو انگلستان مین کبھی نہین دیکھے گئے۔

اوس کی دادی کے چند دوستون نے یہ بہی رائے دی تہی۔ کہ اسحق کو گہڑیال سازی کی تعلیم دیجائے کیونکہ کمال صناعی کے علاوہ اس کی طبیعت کو فن ریاضی سے ایک خاص مناسبت ہے، جو اس ہنر کے لئے نہایت مفید اور بکار آمد ہے۔

چنانچہ اسحق نے بعد مین اسی فن کو اختیار کیا اور بہت سی نادر ونایاب گہڑیان بنائین یہ گہڑیان بعینہ ان گہڑیون کی سی تہین جن مین گھنٹے بجنے کے وقت ڈائل پلیٹ پر ناچتی ہوئی پتلیان نمودار ہوتی تہین یا اون گہڑیون سے مشابہ تہین جن کے چہرہ پر جوں جوں رقاص (گھڑی کا پنڈلم) حرکت کرتا جاتا ہے۔ ایک بہانہ دریا کی لہرون پر اترتا اچہلتا نظر آتا ہے۔

اسحق کی قوت ایجاد نے کچھہ دنون بعد ایک ایسی نایاب گھڑی اختراع کی جو پہلے کبھی نہ دیکھی گئی تہی۔ یہ گہڑیال چکر اور وزن سے نہین بلکہ صرف پانی کے قطرون کے گرنے سے چلنے لگتی تہی۔ یہ ایک ایسا اعجوبہ تہا جس نے تمام لوگون کو ششدر کردیا۔ کیونکہ کسی کے حاشیہ خیال مین بہی نہ تہا کہ پانی کے ایک ظرف سے وقت بتلایا جاسکیگا

پانی کی گھڑی کے علاوہ اسحق نے ایک دہوپ گہڑی بہی ایجاد کی اور اس طرح سایہ مین پانی کی گہڑی اور دہوپ مین دہوپ گہڑی سے بہ آسانی وقت معلوم ہو جاسکتا تہا کہا جاتا ہے۔ کہ دہوپ گہڑی وولستھارپ مین آج تک اسحق کے گہر کے بار و موجود ہے۔ اگر ایسا ہے تو ضرور اس گہڑی نے اس کے زمانۂ طفلی کے اوقات کو اوس کی زندگی کے مشہور گھنٹون کو اور حتی کہ اس کی ساعت وفات کو بہی بتلایا ہوگا۔ جب سے کہ اسحق نے اوسکو قائم کیا تہا۔ ابتک وہ ایک ہی حالت مین ہے اور ٹہیک وقت دئے جاتی ہے۔ تاہم یہ نہین کہا جاسکتا کہ یہ گھڑیال اپنے صناع سے زیادہ عرصہ تک باقی رہیگی بلکہ اوس کے بعد بہی زمانہ دراز تک اسحق نیوٹن رہیگا

خدا سے اسحق کو ایک خاص عطیہ یہ ملا تہا۔ کہ وہ مشکل سی مشکل چیزون کو سیدہے سادہے طریقون سے بہ آسانی دریافت کر لیا کرتا تھا۔ مثلاً ہوا کی قوت کا اندازہ معمولی سمجھہ کا آدمی شائد ہی کر سکے لیکن اسحق نے جس خوبی سے اس کا اندازہ لگایا ہے اور اس دشوار مسئلہ کو جس خوبی سے حل کیا ہے اس سے زیادہ آسان طریقہ ہو نہین سکتا۔ وہ ہوا کے مقابلہ مین کودا اور اپنی جست کے فاصلہ سے اُس نے تیز اور دہیمی ہوا کی قوتون کا حساب لگالیا وہ اپنے بچپن کے کھیل کود مین بہی اسیطرح فطرت کے راز اور خدا کی قدرت کے اسرار دریافت کیا کرتا تہا۔

اس کی دادی کے مکان کے قریب ایک ہوا کی گرنی جدید اسلوب پر قائم ہوئی تہی۔ اسحق ہمیشہ وہان جایا کرتا۔ اور اوس کے حیرت خیز حصون کا مشاہدہ کیا کرتا تھا۔ جبکہ گرنی بند رہتی تو وہ جانچتا رہتا تہا کہ وہ کیونکر بنی اور اس کی اندرونی ترکیب کیسی ہے۔ جب گرنی کے بڑے بڑے پنکہے ہوا کے ذریعہ سے چلنے لگتے تہو تو وہ ان کو غور سے دیکھا کرتا اور سوچتا تھا کہ وہ کیا طریقہ ہے جس سے گرنی کے پنکھے اطراف پہرتے اور اناج کو جو اس مین ڈالا جاتا ہے پیس کر آٹا کر دیتے ہین بعد ازین وہ اپنے ہتھیار و اوزار کے ساتھہ غیر معمولی طور پر مصروف دیکھا گیا۔

کچھہ دن نہ گزرے تہے کہ اس نے اپنی دادی اور تمام ہمسایون کے سامنے اپنی صناعی کا ایک اور تازہ ثبوت پیش کیا جس سے انہین معلوم ہوگیا کہ اسحق کس لئے اس قدر گہرے انہماک مین تہا۔ اس نے ہوا کی گرنی کا ایک چھوٹا سا نمونہ تیار کیا تہا۔ گرنی کا ایک ایک حصہ اور تمام کل پرزے کامل طور سے اس مین پائے جاتے تہو

اس کے چہوٹے چہوٹے پنکہے کمال کاریگری سے بنائے گئے تہے اور اس کے اندر نہایت صفائی سے استرکاری کی گئی تہی۔ جب گرنی کے اس چہوٹے نمونہ کو ہوا مین رکھدیا جاتا۔ تو اس کے پنکہے تیزی سے ہلنے لگتو تہے اور جس وقت مٹھی بہر اناج اس مین ڈالا جاتا تو نہایت خوشنمائی سے پس پسا کر سفید آٹا بن جاتا۔

اسحق کے ہمعصر ساتہیون اور دوستون نے ہوا کی اس نئی گرنی کو دیکھہ کر بے حد خوشی ظاہر کی۔ اور انہین یقین تہا۔ کہ دنیا بہر مین اس سے بڑہکر خوشنما اور عجیب چیز نہین ہے اس کے دوستون مین سے ایک نے کہا کہ اسحق! ایک چیز تم بہول گئے، جو گرنی مین ضرور ہونی چاہئے۔ اسحق نے حیران ہو کر پوچھا۔ "وہ کیا"؟ کیونکہ وہ گرنی کی ذری ذری سی چیز کو غور سے دیکھہ چکا تہا اور کسی شئے کو صفحۂ خاطر سے محو نہین کیا تہا۔

اوس کے دوستون نے کہا۔ "بھلا یہ" بتاؤ مالک کارخانہ کہان ہے؟

اسحق نے کہا "ہان بھئی یہ تو ٹہیک کہتے ہو" دیکھو مین اوس کو بہی پیدا کئے دیتا ہون اور غور کرنے لگا کہ اس کسر کو کس طرح پورا کرے

وہ ایک مصنوعی آدمی کی شکل بہ آسانی تیار کرلیتا مگر اس مین جان کیون کر بہرتا اور حرکت کیسے پیدا کرتا جسکی ایک مالک کارخانہ کو اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے سخت ضرورت تہی۔ بہرکیف جب کوئی اور صورت نظر نہ آئی تو چوہے دان مین ایک چوہا پکڑا گیا۔ اور اس کو مالک کارخانہ کا عہدہ دیا گیا۔ مسٹر ماؤس (موش) اپنے گہرے خاکی رنگ کے کوٹ مین ایک معزز مالک کارخانہ بنے ہوئے پہدکتے پھرتے تہو لیکن وہ صفت دیانت سے بالکل عاری تہو۔ جب اناج پیسے کے لئے اس چہوٹی گرنی مین ڈالا جاتا۔ تو وہ کبھی کبھی اس مین سے چرالیا کرتے تہو۔

جوں جوں اسحٰق سن رسیدہ ہوتا گیا اوس کو اس امر کا احساس ہونے لگا کہ وہ ان امور کی انجام دہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ جو ہوا کی گرمی اور کھلونوں کے بنانے سے زیادہ اہم اور قابل اعتنا ہیں تنہائی میں وہ سارا دن یا تو مختلف خیالات میں غرق دیکھا جاتا یا مفید کتابوں کے مطالعہ میں مصروف نظر آتا تھا۔

اسحٰق کا یہ قصہ بہت مشہور ہے۔ کہ وہ ایک سیب کے درخت کے نیچے بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا حسن اتفاق سے ایک سیب ٹوٹ کر اس کے سر پر گرا۔ اس کے گرتے ہی دفعۃً اسحٰق کی طبیعت لڑ گئی اور وہ اس قوت کو پا گیا۔ جس نے اجرام سماوی کو اپنے اپنے مرکز پر برقرار رکھا ہے۔ اس اصول کو معلوم کرنے کے بعد اس کو اس وقت تک چین نہ آیا۔ جب تک اوس نے فطرت کے اس قانون کو دریافت نہ کر لیا۔ جس پر ستاروں کا دار و مدار ہے۔ اس قانون کی اس نے اس عمدگی سے تحقیق کی ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ خود آسمان پر جا کر انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہے۔ وہ لڑکا جس نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہوا کی گرمی کیوں کر بنتی ہے۔ اب اپنے بنی نوع کو عالم کے کل پرزوں کے اسرار سے واقف کرتا ہے۔

اسحٰق اور اُس کے چھوٹے کتے ڈائمنڈ کی کہانی سننے کے قابل ہے۔ اس نے بیس سال تک ایک مشکل مسئلہ پر محنت کی تھی۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ وہ کسی ضرورت سے اپنے کمرہ کے باہر گیا اور اپنے کتے کو آتش دان کے پاس سوتا چھوڑتا گیا۔ حجرے کے اندر میز پر کاغذات کا تودہ پڑا ہوا تھا۔ جن میں وہ تمام تحقیقات اور تجربات درج تھے جن کو نیوٹن نے اس بیس سال کے عرصہ میں فراہم کیا تھا۔ کتا اپنے مالک کے چلے جانے کے بعد اٹھا اور میز پر اچھل کر شمع کو جو اس پر رکھی جل رہی تھی۔ گرا دیا۔ اوس کا گرنا تھا کہ چشم زدن میں تمام کاغذات کو آگ لگ گئی۔

جب وہ جل کر خاکستر ہو گئے۔ تو نیوٹن نے کمرہ کا دروازہ کھولا۔ اور اپنی بست سالہ محنت کو صرف راکھ کا ڈھیر پایا۔ ایک کونے میں ڈائمنڈ بھی کھڑا تھا۔ کوئی اور شخص ہوتا۔ تو اس کتے کو مار ہی ڈالتا۔ مگر نیوٹن کا صبر و تحمل دیکھو کہ اس نے اپنی معتاد مہربانی سے اسکے سر کو تھپکا اور باوجودیکہ شدت حزن و کرب سے اُس کا دل پھٹ رہا تھا صرف اس قدر کہا۔

"ڈائمنڈ۔ تم نہیں جانتے۔ کہ تم سے کتنی بھاری خطا ہوئی۔"

اس مصیبت سے اس کی صحت کو صدمہ پہونچا اور چند دنوں کے لئے اس کی فرحت و بشاشت خاک میں مل گئی باایں ہمہ کتے کے ساتھ اس کا جو سلوک تھا اس سے اوس کی شیریں خلقی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ہم نے یہ حالات نیوٹن صحیفہ (اُردو) سے درج اخبار کئے ہیں۔ تا ہمارے بھائی دیکھیں۔ کہ ہونہار لڑکے کس طرح کھیل ہی کھیل میں علمی دریافتیں کرتے اور آخر ایک بڑے آدمی بن جاتے ہیں ایک ہم مسلمانوں کے بچے ہیں۔ کہ سارے جہان کی آوارہ گردی اور دنیا کی تمام بے مصرف کھیلیں اور بے ہودہ مشاغل ان کے حصے میں آئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی رحم کرے

(اکمل)

جاہلیت کی انسانیت

عرب کے مشہور شاعر اور رئیس امرء القیس کا باپ جب قتل کیا گیا تو امرء القیس شاہ روم سے مدد طلب کرنے کے لئے نکلا تو راستے میں مقام تیما پر اوس کا گذر ہوا جہاں سموال کا قلعہ موسوم بہ ابلق واقعہ تھا۔ سموال کا ایفائے عہد عرب میں ضرب المثل ہے امرء القیس نے سموال کے پاس چند ہتھیار اور زرہیں امانت رکھیں اور وہاں سے راہی ہوا۔ حارث ابن ظالم کو اوس کی خبر لگی اور وہ اونہیں چھیننے کے لئے آیا سموال نے دینے سے انکار کیا اور قلعہ بند ہو گیا۔ سموال کا بیٹا باہر شکار کیلئے گیا ہوا تھا۔ حارث نے اوسے پکڑ لیا اور سموال کو اسے دکھا کر کہا:۔ یا تو زرہیں حوالے کرو اور بیٹے کی جان بچاؤ یا اوس سے ہاتھ دھو لو۔ سموال نے بیٹے کی پروا نہ کی اور زرہیں دینے صاف انکار کیا حارث نے اس لڑکے کو اس کی آنکھوں کے سامنے قتل کر دیا اور چلا گیا۔ امرء القیس تیما کو واپس نہ لوٹ سکا۔ اور مر گیا۔ لیکن سموال نے اپنی زندگی بھر ان زرہوں کو اپنے پاس حفاظت سے رکھا

پاسبان پرندہ

امریکہ میں مرغی کے برابر ایک پرندہ ہوتا ہے۔ جس کا نام اجامی ہے۔ پاؤں اور گردن مرغی سے ذرا لمبے ہوتے ہیں۔ پر و بال کالے لیکن سینہ کا حصہ گہرا نیلگوں اور زرد ہوتا ہے جو دھوپ میں ایسا چمکتا ہے جیسے کہ مصفا کیا ہوا سونا جگمگاتا ہے۔

اجامی بڑا مانوس پرندہ ہے وہ اپنے مالک کا بڑا خیال رکھتا ہے اور کسی دوسرے جانور کو اس کے پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ حق حفاظت پورا ادا کرتا ہے۔ صبح دم وہ بطخوں کو ہانکتے اور مرغیوں کو چراتے دیکھا جاتا ہے اگر کوئی مرغی اپنے منڈے سے الگ ہو کر ادہر اُدہر جانا چاہتی ہے تو وہ اوسے ٹھونگیں مار مار کر واپس لوٹا دیتا ہے جب مرغیاں باڑے میں آتی ہیں تو تب بھی وہ ان کی نگہبانی کرتا ہے اور حفاظت میں کتے سے کم نہیں اگر گلہ کے سامنے کوئی درندہ ظاہر ہوتا ہے۔ تو اجامی اس کے مقابلہ کو آگے بڑھتا ہے اور لڑ بھڑ کر اور چیخ پکار اور اپنی تیز ٹھونگیں مار مار کر بھگا دیتا ہے۔ درندہ کو سوائے بھاگنے کچھ بن نہیں پڑتا۔

خالی اوقات میں وہ کھانے کے کمرہ میں بیٹھتا ہے اور اپنے مالک کے کھانا کھانے تک پاسبان کا حق ادا کرتا ہے۔ کتے اور بلیاں جو وہاں آنا چاہتے ہیں اُنہیں مار نکالتا ہے بعد ازاں باہر چلا جاتا ہے۔ (صحیفہ)

قسطنطنیہ

امریکن اخبار الزمان لکھتا ہے۔ کہ قسطنطنیہ میں ایک لاکھ ۷۶ ہزار آٹھ سو ۶۶ عمارتیں ہیں جن میں ۴۷ ہزار محل سرائیں ہیں اور بلڈنگ ہیں۔ ۲۴ ہزار ۱۹۶ بنک اور ایجنسیاں اور کارخانوں کے گودام ہیں ۲۷۴ مہمان سرائیں۔ ۱۷۵ حمام ہیں۔ ۹۰۴ ایوان وغیرہ ہیں۔ ۱۷۸ عمارتیں وزارت اور گورنمنٹ کے محکموں کی ہیں ۱۹۰ چھاؤنیاں ہیں اور فوجی گارد ہیں ۴۷۶ جامع مسجدیں ہیں ۵۱۹ اسلامی مدارس اور ۱۴۶ عیسائیوں کے مدرسے ہیں۔ ۶۵ کتبخانے ہیں ۲۳۱ راہب خانے ہیں اور ۱۷ شفاخانے اور ۹۷ اگرجا گھر ہیں۔
(البیان)

انتخاب الاخبار

آخر صلح ہو گئی۔ جنرل ولکاکس اور جنرل روس کیپل کیم مارچ کو پشاور میں پہنچ گئے۔ شرائط صلح یہ ہیں۔ آفریدی قبائل کے (۳۲۲) سرغنوں نے جن میں ذکا خیل کے سردار بھی شامل ہیں اپنے دستخطوں کے ساتھ ایک عرضی جنرل ولکاکس کی خدمت میں پیش کی کہ جسمیں ظاہر کیا تھا کہ ہم خود کو گورنمنٹ کے رحم کے سپرد کئے دیتے ہیں۔ جرگہ نے اس بات کی ذمہ داری بھی اوٹھائی۔ کہ وہ سرغناؤں کو سزا دیں گے ساتھ ہی بیس ہزار روپے کی بندوقیں بھی ضمانت کے طور پر داخل کیں اور وہ اوس وقت تک واپس نہ دی جاویں گی جب تک درۂ خیبر کے پولیٹیکل ایجنٹ کو اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ چوروں کو کافی سزا دی گئی ہے۔ یہ شرائط ۲۴ کو ایک عام دربار میں پیش ہوئی تہی۔ اور جنرل ولکاکس نے انہیں منظور کر کے ہم کو منتشر ہو جانے کا حکم دیدیا۔

قحط کی سختی سے لوگ بہوک کے مر رہے ہیں۔ ۱۲ فروری کو ایک مرد اور اس کی عورت اور تین بچے مرزا پور سے بنارس میں پیٹ بھرنے کی خاطر آ رہے تھے۔ کہ اون کا ایک بچہ بہوک سے بلبلا کر راستہ ہی میں مر گیا۔ یہاں پہونچکر اس نے اپنی عورت اور دو بچوں کو دہرم سالہ میں رکھا اور خود اپنے لخت جگر کو گنگا میں بہانے گیا۔ اور آتی دفعہ کسی دوکان سے کچھ چنے مانگ لایا۔ اور انہیں اوکھلی میں باریک کوٹ کر انہیں کہلانے کو دے ‌ئے اور خود بہوکا ہی پڑا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ صبح کو وہ بیچارہ بھی مر گیا۔

۶ مارچ کی شام کو برلب سڑک میانمیر ایک کوٹھی اور کچھ دکانوں پر ایک بہاری ڈاکہ پڑا۔ سنا گیا ہے۔ کہ تقریباً پندرہ ہزار روپے کا نقصان اور ایک جان تلف ہوئی ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ ابہی کچھ پتہ نہیں چلا۔

آفریدیوں کی دست درازیاں راولپنڈی تک بڑھ آئی ہیں۔ پچھلے دنوں میں کچھ آفریدیوں نے مہمان بن کر ایک میزبان اور اوس کے عیال و اطفال کو قتل کیا۔

سب سے بڑی شاہی ٹرین۔ دنیا میں سب سے بڑی شاہی ٹرین قیصر جرمنی کی ہے۔ جو دو سال میں دو لاکھ پونڈ کی لاگت سے تیار ہوئی ہے۔ اس کے بارہ شاندار

نقش کمرے ہیں۔ جس میں بچوں کی پرورش، وارنش، رنگ اور نشست گاہ کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے ہیں۔ ... کے کمرہ میں دو آہنی صندوق ہیں۔ جن کی ساخت اس کی قسم کی ہے کہ جو راوت پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔

مسٹر الیفرڈ سندی بیرسٹر سابق ایڈیٹر اخبار ٹریبون چیفکورٹ پنجاب میں بطور ایڈوکیٹ داخل کئے گئے

بلوچستان کے مقام شیرنگ میں جمعرات اور جمعہ گذشتہ کی درمیانی شب کو سخت زلزلہ وقوع میں آیا۔ آٹھ گھنٹے کے عرصہ میں تیرہ دھکے محسوس ہوئے کئی مکانات گر گئے۔ عمارات ریلوے کو بھی نقصان پہونچا۔

اس زلزلے کا اثر مقامات ورگئی اور خورست تک نمودار ہوا۔ نقصان کا اندازہ بہت زیادہ خیال کیا جاتا ہے

پنجاب گورنمنٹ نے غلہ کاٹنے کی پچاس مشینوں کے لئے حکم دیا ہے۔ زیادہ پیداوار والی فصلوں پر استعمال کریں گے۔

کلکتہ کی فلور ملز اپر سرکلر روڈ مملوکہ مسرز بہانند داس وکیشب لال داس آگ سے بالکل جل گئی۔ دو لاکھ کے نقصان کا اندازہ ہے۔ آگ مشین کے باہم پرزوں کے رگڑنے سے لگی تہی۔

یکم جنوری تا ۸ فروری ۱۹۰۸ء۔ ہندی ریلویز کی مجموعی آمدنی بہ نسبت اسی ہفتہ سال گذشتہ ۴۵ لاکھ کم ہے۔

ہمارے حضور شاہ قیصر ایڈورڈ ہفتم آجکل شہر پیرس میں مقیم ہیں۔

سرحد پر ایک اور گاؤں لوٹا گیا۔ آج ایک اور تار خبر موصول ہوئی ہے۔ جو کہ عجیب وحشت دلا رہی ہے گورنمنٹ تو بہتیرا انتظام کرتی پہرتی ہے مگر یہ قوم ہی ایسی نامراد ہے کہ باوجود اس قدر سخت برتاؤ کے جو ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مگر پھر بھی اون کو خیال نہیں آتا۔ آج پشاور میں خبر پہونچی ہے۔ کہ بنیری مہمندوں میں کچھ بے چینی پھیل رہی ہے اور اونہوں نے ۲ مارچ کی رات کو شیلیگرام لوٹ لیا۔ جو کہ قلعہ شبقدر سے پانچ چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ سنا ہے کہ سرکار نے ۵۷ ویں رائفل کی ایک کمپنی روانہ کی ہے کہ اونکو کچھ سبق دیوے۔

(پنجاب سماچار)

دلچسپ

اخبار سائنس سفٹنگ رقمطراز ہے کہ مسٹر ولیم سینٹ نے ایک کبوتر ایک ریل کے ہمراہ جو ساٹھ میل کا سفر کرنے والی تہی۔ ۱۱ بجکر ۱۲ منٹ پر چھوڑا۔ ریل منزل مقصود پر ۱ بجے پہونچی۔ مگر کبوتر اس سے پیشتر یعنی ایک بجکر ۲۲ منٹ پر۔ اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر کی رفتار پرواز ریل سے بھی زیادہ ہے۔

ہوائی جہاز۔ ایک اطالین انجینیر سگنر فورانینی نے ایک فولادی جہاز مچھر کی شکل کا بنایا ہے۔ اس میں مچھر کی سی ٹانگیں اور بازو ہیں۔ جو ہوا میں اس قدر جلد جلد حرکت کرتے ہیں کہ نظر نہیں آتے۔ اس میں ۵۰ گھوڑوں کی طاقت ہے۔ اور یہ ۴۳ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا ہے

میرے ایک دوست کی چٹھی

شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سفر کو گئے تھے تو آپ نے مجھے اپنے لمبے خطوں سے ممتاز فرمایا تھا۔ اسواسطے میرا جی چاہا کہ میں بھی آپ کو ایک خط لکھوں۔ مگر اب لکھوں کیا۔ آپ تو اپنے وعظ اور تبلیغ کے عجیب و غریب ذکر لکھتے تھے میں نہ واعظ اور نہ مبلغ ہو کر یہاں آیا بلکہ ایک مقدمہ میں بلایا ہوا آیا ہوں۔ کوشش میں ہوں کہ جھگڑالو آپس میں صلح کریں۔ تو میرا دامن خلاص ہو جائے۔ آج صبح ایک کتے نے مجھے کاٹا۔ کتے سے مراد کوئی ملاں نہیں۔ بلکہ سچ مچ کا کتا۔ الحمد للہ کہ دیوانہ نہ تھا لیکن سیانہ بھی نہ تھا ورنہ بے تعلق مجھے کیوں کاٹتا۔ خیر زخم خفیف سا ہوا اوپر سے ڈاکٹر صاحب نے کاسٹک جلایا جس سے اور بھی درد ہوا۔ مگر پہلا درد کتے کے دانت کا جب برداشت ہو چکا تھا تو یہ درد تو خود دوست کے ہاتھ سے تھا اسواسطے بجائے رنج کے موجب مسرت ہوا۔ ہاں میں واعظ تو ہو کر نہیں آیا مگر رات کو سب دوست ایک دعوت میں جمع ہو گئے میں بھی مدعو تھا۔ پچاس ساٹھ آدمی تھے اور سب احمدی ایک تقریر کرنے کا قرعہ فال مجھ پر پڑا اعوذ تو کہہ دیا مجھے آتا تہا بسم اللہ کر کے بسم اللہ کا وعظ لیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تفسیر میں جو منہ پر آیا۔ کہدیا۔ وعظ میں لوگوں کے سر ہلتے تہے اور میرا دل ہنستا تہا اور اندر ہی اندر میرا نفس ملامت کرتا تہا کہ ہیہو بھی تو اصلاح نہیں ہوئی اور وعظ

صفحہ ۱۳ کالم ۲ عبد کہانے ابراہیم کے آدم ۲ پڑہیں۔